|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144607100162

محترم جناب مفتی صاحب !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بعد از سلام مسنون عرض یہ ہے کہ بندہ کو ایک مسئلہ میں شریعت کی رہنمائی درکار ہے۔

میں محلے کی ایک جامع مسجد کا نمازی ہوں اور میں حافظ قرآن بھی ہوں اور رمضان میں ہم تین دوست مل کر 10 روزہ تراویح پڑھاتے ہیں اور عشاء کی نماز بھی تراویح کے ساتھ گھر کی چھت پر جماعت سے پڑھاتے ہیں،جبکہ مسجداورگھرکافاصلہ صرف دومنٹ کاہے،ہمارےساتھ تراویح ادا کرنے والے ساتھی تقریبا 20 کی تعداد میں ہے ،وہ ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ مسجد میں عشاء کی نماز جماعت سے ادا کرنے کے بجائے گھر کی چھت پر ہی ادا کریں ـ لیکن جب میں نے تحقیق کی تو مجھے چند علماء نے بتایا کہ ایسا کرنا درست نہیں اس لیے کہ اگر ہر حافظ چند نمازیوں کو لے کر عشاء کی نماز بھی گھر پر ادا کرنے لگیں گے تو کچھ عرصے میں مسجدیں ویران اور گھروں کی چھتیں اباد ہو جائیں گی کیونکہ ہر سال ہزاروں حفاظ تیار ہوتے ہیں اور سب حفاظ اور ان کے والدین کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ وہ نماز تراویح گھر میں پڑھائیں۔

برائے مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ کیا اس طرح مسجد کے سامنے ہوتے ہوئے گھر میں جماعت کرانا درست ہے یا نہیں اور اس صورت میں ہمارے لیے کیا حکم ہے؟

محمد عبد اللہ احمدخان

ایل-6،ایس ٹی،سیکٹر9،شمالی کراچی

03122764533

**الجواب حامدا ومصلیا**

ماہِ مضان المبارک میں ہر عبادت کا ثواب سترگناہ زیادہ ہوجاتاہےاور احادیث مبارکہ میں مسجد کی جماعت کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہےاور گھر میں عشاء کی نمازباجماعت اداکرنا جائز ہے لیکن اس میں مسجد کے ثواب سے محرومی ہے بالخصوص رمضان المبارک میں مسجد کی جماعت کو ترک کردینا بہت بڑی محرومی کی بات ہےاور بالقصد مسجد قریب ہوتے ہوئے فرض نماز کی جماعت کا دوسری جگہ پر اہتمام کرنا سخت مکروہ ہے،کیونکہ اس کی وجہ سے قریبی مسجد کی جماعت میں کمی لازمی آتی ہے،لہٰذا جو حضرات اپنے گھروں میں تراویح کی جماعت کا اہتمام کرتے ہیں،انہیں عشاءکی نماز مسجد میں باجماعت پڑھ کر پھر تراویح میں شامل ہونا چاہیےاور اس کی وجہ سے اگر تراویح میں مقتدی کم ہوجائیں یا وقت زیادہ لگے تواس کی پرواہ نہ کی جائے۔

لما فی مشکوۃ المصابیح:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ ۔رواہ البخاری

وَعَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ: «هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «فَأَجِبْ» . رَوَاهُ مُسلم

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «من سمع الْمُنَادِي فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ» قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ؟ قَالَ: «خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِيّ

(ج1،ص175،باب الجماعۃ وفضلھا،ط بشریٰ)

لما فی الدر المختاروحاشیتہ:

(والجماعة فيها سنة على الكفاية) في الأصح، فلو تركها أهل مسجد أثموا إلا لو ترك بعضهم، وكل ما شرع بجماعة فالمسجد فيه أفضل قاله الحلبي

(قوله: والجماعة فيها سنة على الكفاية إلخ) أفاد أن أصل التراويح سنة عين، فلو تركها واحد كره، بخلاف صلاتها بالجماعة فإنها سنة كفاية، فلو تركها الكل أساءوا؛ أما لو تخلف عنها رجل من أفراد الناس وصلى في بيته فقد ترك الفضيلة، وإن صلى أحد في البيت بالجماعة لم ينالوا فضل جماعة المسجد وهكذا في المكتوبات كما في المنية وهل المراد أنها سنة كفاية لأهل كل مسجد من البلدة أو مسجد واحد منها أو من المحلة؟ ظاهر كلام الشارح الأول. واستظهر ط الثاني. ويظهر لي الثالث، لقول المنية: حتى لو ترك أهل محلة كلهم الجماعة فقد تركوا السنة وأساءوا. اهـ.

(ج2،ص45،ط سعید،کراتشی)

وظاهر كلامهم هنا أن المسنون كفايةً إقامتها بالجماعة في المسجد، حتى لو أقاموها جماعة في بيوتهم ولم تقم في المسجد أثم الكل، وما قدمناه عن المنية فهو في حق البعض المختلف عنها. وقيل: إن الجماعة فيها سنة عين فمن صلاها وحده أساء وإن صليت في المساجد وبه كان يفتي ظهير الدين. وقيل: تستحب في البيت إلا لفقيه عظيم يقتدى به، فيكون في حضوره ترغيب غيره. والصحيح قول الجمهور إنها سنة كفاية، وتمامه في البحر.‘‘

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفر اللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

10/07/1446ھ

11/01/2025ش



10/07/1446ھ

11/01/2025ش